بُلِٹن دسمبر ۲۰۱۱ء

ختمِ نبوت کی داعی واحد جماعت

حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کوئی نبی نہیں، نہ نیا نہ پُرانا

مدیر
شاہد عزیز

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اعلانات اور خبریں

انگلستان

نماز جمعہ ۱۲:۳۰ بجے دوپہر

مجالس

مجلس عامہ ۳ بجے بعد دوپہر ۴ دسمبر ۲۰۱۱ء

اخبار احمدیہ

وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

محترم خطیب الدین امجد علی صاحب جو ہماری جماعت کی مُنتظمہ کے ممبر مُشتاق علی صاحب کے دادا تھے وہ ۹۳ سال کی عُمر میں وفات پا گئے ہیں۔ وہ چالیس سال تک ڈائمنڈ روڈ، کلیکسٹن، ٹرینڈاڈ میں جماعت کی مسجد کے امام رہے۔ وہ حضرت مولانا عبدالحق وِدیارتھی مرحوم اور حضرت مولانا صدرالدین مرحوم کے شاگرد تھے۔ اُن کی خدمات کو یاد رکھنے کی لئے اُن کی زندگی میں مسجد میں ایک سنگ مرمر کا کتبہ نصب کیا گیا تھا۔لیکن اُن کی نوجوان نسل جس طرح جماعت اور اسلام کی خدمت میں مشغول ہے وہ اُن کی خدمات کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔

دُعا ہے کہ خداتعالیٰ مرحوم اپنا قُرب عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔

قادیانی خلافت

حضرت ڈاکٹر بشارت احمد

آیت استخلاف پر (پ ۱۸، رکوع ۱۳) غور کرو۔ فرمایا وعدہ کرلیا ہے اللہ نے ان لوگوں سے جوتم میں سے ایمان لاتے اوراعمال صالحہ بجالاتے ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں خلیفے یعنی وارث بنائے گا جیسے کہ خلیفے یعنی وارث بنایاان لوگوں کوجوان سے پہلے ہوئے اورضروران کے لئے ان کے دین کوجسے خدانے ان کے

لئے پسند کیا ہے مضبوط کر کے رہے گا۔ اوران کی حالت کوامن کے بعد خوف میں بدل دے گا۔ میری عبادت کریں گے اور میرے کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اور جو لوگ اس کے بعد یعنی اس وعدہ کے پورا ہوئے پیچھے کفر یعنی ناشکری کریں گے تو پھر یہ لوگ فاسق یعنی نافرمان اور عہد کو توڑنے والے خود ہوں گے۔

تین وعدے اور ایک وعید

اس آیت شریف میں بطور پیشگوئی کے مسلمانوں سے تین وعدے فرمائے ہیں اور ایک وعید سے ڈرایا ہے۔

(۱) پہلا یہ وعدہ تھا کہ جس طرح پہلے نبیوں کے مخالفوں کو ہلاک کر کے ان نبیوں کی امت کو زمین کا وارث بنایا اسی طرح تم کو بھی زمین میں خلیفہ یعنی وارث بنائے گا۔ چنانچہ یہ وعدہ پورا ہوا کہ کل ملک میں مخالفوں کا زور ٹوٹ گیا یا ہلاک ہو گئے یا فرمانبردار ہو گئے اور زمین کے وارث مسلمان ہوئے۔ اسی کو دوسری جگہ اس طرح فرمایا **ان الارض یرثھا عبادی الصلحون** کہ اس زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے۔

(۲) دوسرا وعدہ یہ تھا کہ اس دین کو جسے خدا نے ان کے لئے پسند کیا ہے اور جسے دوسری جگہ **رضیت لکم الاسلام دیناً** فرما کر بتا دیا تھا کہ وہ اسلام ہے خدا ضرور مضبوط کر کے رہیگا یعنی وہ تمام ضعف جو اس وقت موجود تھا دور ہو کر مضبوطی پیدا ہو جائے گی کہ اسلام کو پھر کوئی نابود نہ کر سکے گا کیونکہ اس وقت مخالف لوگ اس کے مٹانے کے درپے تھے۔ چنانچہ یہ وعدہ بھی بڑی صفائی سے پورا ہوا۔ اور اسلام کو کیا بلحاظ شوکت وقوت کے اور کیا بلحاظ دلائل اور بیّنات کے وہ طاقت بخشی کہ باطل کی کوئی کوشش اسے نیست و نابود نہیں کر سکتی۔

(۳) تیسرا وعدہ یہ تھا کہ جو خوف مسلمانوں پر اس وقت طاری تھا کہ ان کو کہیں بھی امن چین سے بیٹھنا نہیں ملتا تھا اور ان کی جان و مال اور عزت و ایمان ہر وقت خطرہ میں تھا دور ہو جائے گا اور حالت امن سے بدل جائے گی اور لوگ اطمینان سے میری عبادت کریں گے۔ اور میرے ساتھ شرک نہ کریں گے یعنی اس ملک سے شرک اور بت پرستی کا قلع قمع ہو جائیگا اور توحید سے بھر جائے گا اور صرف میری عبادت یہاں بہت امن واطمینان سے ہوا کرے گی۔ چنانچہ یہ وعدہ بھی بڑی صفائی سے پورا ہوا۔

(۴) چوتھا ایک وعید تھا جس سے ڈرانا ضروری تھا اور وہ یہ تھا **من کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون** یعنی اس وعدے کے پورا ہونے کے بعد جب تم زمین کے وارث اور بادشاہ بن جاؤ گے اور ہر طرح کا استحکام اور امن وامان ہو جائے گا اور اسلام پر عمل کرنے کے لئے ہر طرح کی آزادی مل جائے گی۔ پھر جو لوگ ناشکری کریں گے یعنی خدا کی اس عطا کردہ نعمت کو حسب منشاء الٰہی نہ برتیں گے بلکہ سلطنت اور حکومت اور آسانی اور فراغت پا کر خدا کی نافرمانی کرنے لگیں گے اور ظلم وفساد پر کمر باندھیں گے تو پھر یہ لوگ خود اپنے ہاتھوں سے فاسق یعنی عہد کو توڑنے والے اور نافرمان ٹھہریں گے یعنی اس صورت میں خدا کا وعدۂ خلافت وسلطنت جس کے لئے ایمان اور اعمال صالحہ شرط تھی تمہاری قوم کیساتھ قائم نہیں رہ سکتا کیونکہ **اوفوا بعھدی اوف بعھدکم** خدا کا قانون ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے عہد کو پورا کرو میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا۔ پس جب مسلمان ایمان اور اعمال صالحہ کی شرط کو توڑ دیں گے اور فاسق اور نافرمان بن کر خدا کی نعمت کی جو خلافت کے رنگ میں عطا ہوئی تھی ناشکری کرنے لگیں گے تو اس وقت خدا بھی ان سے اپنا وعدہ واپس لے لیگا کیونکہ **فاذافات الشرط فات المشروط** اور اس میں قصور مسلمانوں کا اپنا ہوگا جنہوں نے ایمان اور اعمال صالحہ کے عہد کو اپنے ہاتھوں سے توڑا اور اس طرح خدا کے کلام کے مطابق فاسق بنے جیسا کہ قرآن کریم میں فاسق کی تعریف آتی ہے **مایضل بہ الا الفٰسقین الذین**

ینقضون عھد اللّٰہ من بعد میثاقہٖ ۔ وہ گمراہی میں نہیں چھوڑتا مگر فاسقوں کو جو اللہ سے عہد پختہ کرنے کے پیچھے توڑتے ہیں۔ یہ وعید بھی بڑی صفائی سے پورا ہوا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے اسی بات کو کس خوبصورتی سے اس شعر میں ظاہر فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں ۔

روبگرداند دلدارے کہ صد اخلاص داشت چوں ندید اندر دل این قوم صدق مخلصین

پس اس آیت میں فاسق اسی قوم کو کہا ہے جس کے ساتھ ایمان اور اعمال صالحہ کی شرط پر وعدہ خلافت ہوا تھا۔

تین متنازعہ فیہ باتوں کی مزید توضیح

اس آیت استخلاف میں تین باتیں متنازعہ فیہ ہیں جن کی مزید توضیح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے:۔

(۱) ایک تو **لیستخلفنھم** کے فاعل پر جھگڑا ہے۔

(۲) دوسرے **لیستخلفنّھم** کے مفعول پر جھگڑا ہے۔

(۳) **ومن کفر بعد ذٰلک** سے کون لوگ مراد ہیں اس پر جھگڑا ہے۔

ان امور کے فیصلے کے لئے خود قرآن پر ہی تدبر کرنا چاہیئے اور اسی لئے میں نے تمام وہ آیتیں جن میں خدا نے انسان کو خلافت کا انعام عطا فرمانے کا ذکر کیا ہے جمع کر دی ہیں جو اوپر نقل کی جا چکی ہیں اور ان کے حوالے بھی دیدئے ہیں۔ انہیں پھر پڑھو انشاء اللہ تعالیٰ تمام مشکلیں حل ہو جائیں گی۔

لیستخلفنھم کا فاعل خدا ہے۔ یہ تو مسلم ہے بلکہ قرآن میں ہر جگہ خلیفے بنانے کا فعل خواہ وہ خلافت قومی ہو یا نوعی ہو یا شخصی ہو خدا نے اپنی طرف ہی منسوب کیا ہے لیکن سوائے شخصی خلافت کے جو نبی اور مامور من اللہ کیساتھ مخصوص ہے نوعی اور قومی خلافت کا فاعل ہر جگہ اللہ تعالیٰ بواسطہ اسباب ہے وحی کے ذریعہ نہیں۔ شخصی خلافت چونکہ بذریعہ وحی الٰہی ہوتی ہے اور اسباب کو اس میں دخل نہیں اس لئے اس کا پانے والا خلیفہ اللہ کہلانے کا حق رکھتا ہے لیکن اس کے سوائے نوعی یا قومی خلافت جو محض اسباب کے ماتحت انسان کو ملتی ہے کسی شخص یا قوم کو اصطلاحی رنگ میں خلیفۃ اللہ کہلانے کا مستحق نہیں ٹھہراتی۔ ایک شخص کو خدا نے انسان بنایا اور اس بحیثیت بنی نوع کے زمین میں خلیفہ ہے۔ ایک قوم کو خدا نے برسرِ حکومت کر رکھا ہے وہ بحیثیت قوم کے زمین میں خلیفہ ہے۔ یہ دونوں اپنی اپنی جگہ خلافت کو پانیوالے ہیں اور انمیں استخلاف کا فاعل خود خدا ہے لیکن بایں ہمہ وہ خلیفۃ اللہ نہیں کہلا سکتے کیونکہ وہ بذریعہ وحی خلیفہ نہیں بنے بلکہ بذریعہ اسباب بنے۔ اگر ایک مسلمان بادشاہ یا احمدی قوم کا ایک مقتدا جو اسباب کے ماتحت اپنے منصب پر پہنچا ہے یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ مجھے خدا نے بادشاہ بنایا۔ اور سکھوں کا گروہ بھی کہہ سکتا ہے کہ مجھے خدا نے سکھوں کا مقتدا بنایا اور ایسا کہنے میں وہ حق پر ہیں کیونکہ ہر چیز کا سبب الاسباب وہ ذات پاک خود ہے اس میں کسی جماعت کے پیشوا کی خصوصیت کوئی نہیں۔ ایک ڈاکٹر کہہ سکتا ہے کہ مجھے خدا نے ڈاکٹر بنایا ہے۔

پس خلیفہ قادیان کا جو بذریعہ اسباب خلیفہ بنے ہیں بار بار تعلّی کرنا کہ مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے بالکل ایک بے معنیٰ بات ہے پوپ بھی کہہ سکتا ہے کہ مجھے خدا نے پوپ بنایا ہے حالانکہ وہ بھی پوپ بذریعہ اسباب بنا ہوا ہے۔ اس میں خصوصیت کیا ہے جس کے متعلق شیخی بگھاری جائے۔

خود قرآن میں مشرکین مکہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں **امّن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء ویجعلکم خلفاء الارض ءالٰہٌ مع اللّٰہ قلیلاً ماتذکّرون** (پ ۲۰، ع ۱) اے مشرکین مکہ کون ہے جو مضطر کی جب وہ اسے پکارتا ہے دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور دکھوں کو دور کرتا ہے اور تمہیں زمین میں خلفاء بناتا ہے۔ کیا کوئی اور بھی اللہ کے ساتھ معبود ہے۔ تھوڑا ہے جو تم نصیحت قبول کرتے ہو۔'' اب

دیکھو یہاں مشرکین مکہ کی خلافت کا فاعل جناب باری خود اپنی ذات کو بتاتے ہیں اور بڑا زور دیتے ہیں کہ کیا ہمارے سوا اور بھی کوئی معبود ہے جو تمہیں زمین میں خلیفہ بناتا ہے ہرگز نہیں۔ تو اب فرمایئے کہ میاں محمود احمد صاحب اور ان کی جماعت کے استدلال کے مطابق کیا ابوجہل اور ابولہب کو حق پہنچتا تھا کہ وہ اپنے آپ کو خلیفۃ اللہ کہتے اور اپنے منکروں اور مخالفوں کو نعوذ باللہ ''فاسق'' اور ''ابلیس'' ٹھہراتے؟ پس خدا سے ڈرو محض اپنی خلافت کا ڈھونگ رچانے کیلئے قرآن کی آیات کے وہ معنی نہ کرو جس کی زد حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام صحابہ کرامؓ کی ذات بابرکات پر پڑتی ہے۔ لاہوری پیغامی ''فاسق وابلیس'' بنیں گے تو ساتھ ہی بڑے بڑے بزرگ اور خدا کے محبوب بھی نعوذ باللہ اسی گروہ میں شامل ہوں گے۔

لیستخلفنھم کا مفعول کون ہے؟ ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی قوم جیسا کہ فرماتے ہیں وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحٰت کہ اللہ وعدہ کرتا ہے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کئے اب یہاں کل مسلمانوں کی قوم سے خلافت ملنے کا وعدہ ہے کسی خاص شخص سے وعدہ نہیں ہے۔ اگر شخصی وعدہ ہے تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت ابوبکر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم اجمعین کے سوائے اور کوئی ایمان و اعمال صالحہ والا شخص نہ تھا نعوذ باللہ ایسا عقیدہ تو شیعوں اور خارجیوں سے بھی بدتر عقیدہ ہے۔ تیرہ سو سال میں خیر نبی تو کوئی نہ بنا۔ کہہ دیں گے کہ نبوت کا کمال نہ حاصل کیا مگر کیا ایمان اور اعمال صالحہ بھی کسی مسلمان کو نصیب نہ ہوا۔ اس لئے کہ انفرادی طور پر خلافت پانیوالے بھی اکا دکا ہی نظر آتے ہیں۔ کیا مسلمانوں کے بادشاہوں یا مجددین کے سوا مسلمانوں میں کوئی صاحب ایمان و عمل صالحہ کرنے والا نہ ہوا؟ اس سے بڑھکر واقعات کا انکار ممکن نہیں بلکہ بعض بادشاہ تو بدعمل بھی ہوئے ہیں۔ پس یہ غلط ہے یہ شخصی وعدہ نہیں بلکہ قومی وعدہ ہے یعنی خلافت کا وعدہ قوم سے ہے جیسا کہ خود حضرت موسیٰ اپنی قوم سے یعنی جس قوم سے اس آیت میں خاص طور پر مسلمانوں کو مماثلت ہے) فرماتے ہیں کہ **عسیٰ ربکم ان یھلک عدوکم ویستخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون** (پ۹۔ ع۸) کہ نزدیک ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمنوں کو ہلاک کر دے اور تمہیں زمین میں خلیفہ بنائے پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسا عمل کرتے ہو۔'' میں قومی خلافت کے عنوان کے نیچے دس آیات لکھ آیا ہوں جن میں سے ہر ایک آیت میں کسی قوم کو جب بھی اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے یا اس سے وعدہ خلافت کیا ہے تو وہاں سوائے اس کے کوئی معنی نہیں ہو سکتے کہ وہ قوم زمین کی اب وارث ہوگی اور خدا کے ظاہری یا باطنی نعماء کو پانے والی ہوگی اور یہی یہاں مراد ہے۔ یہ مسلمانوں کی قوم سے وعدہ تھا کہ تم کو اب خدا زمین کا وارث بنائے گا اور ہر قسم کی ظاہری و باطنی نعماء سے بہرہ یاب کرے گا۔ تمہارے دین کو مضبوط کرے گا۔ تمہارے خوف کو امن سے بدلے گا۔ یہ کسی شخص واحد سے وعدہ نہیں قوم سے وعدہ ہے پس لیستخلفنھم میں مفعول مسلمانوں کی قوم ہے کوئی شخص واحد نہیں۔

(جاری ہے)

حضرت مرزا غلام احمد نے فرمایا ہے کہ تبلیغ اسلام اور توسیع جماعت ہر احمدی کا فرض ہے۔ اکیلے میں سوچیں کہ کیا آپ حضرت صاحب کی توقعات پر پورے اُتر رہے ہیں؟ تبلیغ اسلام اور توسیع جماعت کی لگن کی آگ میں آپ کو اپنا وجود جلا دینا ہوگا۔ دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کا مطلب یہی ہے کہ آپ کی زندگی کا مقصد سوائے اسلام کی سربُلندی اور بقاء کے اور کچھ نہ ہو۔ خدا ہم سب کو اپنے امام کی توقعات پر پورا اُترنے کی توفیق دے۔ آمین

شائع کردہ
احمدیہ انجمن اشاعت اسلام (لاہور) یوکے
15 Stanley Ave, Wembley, UK HA0 4JQ
www.virtualmosque.co.uk